ہے اہتمامِ گریہ و ماتم چمن چمن
رکھے ہیں مقتلوں میں جنازے سجے ہوئے

تری محفل میں ساغر سا بھی کوئی اجنبی ہو گا
یہ ظالم ایک مدت سے نہ اپنا ہے نہ بیگانہ

زردار توقع رکھتا ہے نادار کی گاڑھی محنت پہ
مزدور یہاں بھی دیوانے ذیشان یہاں بھی اندھے ہیں

بے رنگ شفق سی ڈھلتی ہے بے نور سویرے ہوتے ہیں
شاعر کا تصور بھوکا ہے سلطان یہاں بھی اندھے ہیں

ہر قدم پر زندگی کی آبرو خطرے میں ہے
ظلمتوں کے قافلے دیکھے ہیں مہ پاروں کے ساتھ

مفلسوں پر ہنس رہی ہیں عظمتیں ابلیس کی
اور خدا کی رحمتیں منسوب زرداروں کے ساتھ

سر برہنہ عابدہ کمخواب و ریشم کے بغیر
ناچتی ہے عاصمہ سکوں کی جھنکاروں کے ساتھ

کبھی تو آؤ کبھی تو بیٹھو کبھی تو دیکھو کبھی تو پوچھو!
تمہاری بستی میں ہم فقیروں کا حال کیوں سوگوار سا ہے

کچھ لوگ بچھا کر کانٹوں کو گلشن کی توقع رکھتے ہیں
شعلوں کو ہوائیں دے دے کر ساون کی توقع رکھتے ہیں

راہزن آدمی۔ راہنما آدمی
بارہا بن چکا ہے خدا آدمی

صبح دم چاند کی رخصتی کا سماں
جس طرح بحر میں ڈوبتا آدمی

کوئی آیا ہے نہ آئے گا دلِ ناداں کبھی
میرے دروازے کا پردہ تو سدا ہلتا رہا

تیز رو چلتے ہیں ساغر قافلے اس نام سے
رہنماؤں سے ہمیشہ راہزن اچھا رہا

بستی سے دور چل کہیں اے پاسِ وضعِ زیست
مر بھی گئے تو چادرِ صحرا بری نہیں

یہ جگنوؤں کی چمک سے بھی اب سنبھال لیتے ہیں اپنا دامن
مجھے یقیں ہے کہ ڈر گئے ہیں شبِ چراغاں سے لوگ ساقی!

خادم حسین شیخ

زبان میری ہے بات اُنکی

شیعہ سنّی کمیٹیاں قائم کرنے سے لگتا ہے جیسے ایک گروہ امام کو مانتا ہے اور دوسرا نہیں (نصرت بھٹو)

"جی ہاں! ایک گروہ امام کو خدا کا درجہ دیتا ہے اور دوسرا اُنہیں خدا کے سامنے محتاجِ محض مانتا ہے"

مرجاؤں گا لیکن پیپلز پارٹی میں شامل نہیں ہوں گا۔ (جتوئی)

"مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے"

اسیرانِ جمہوریت کی بحالی میں تاخیر اس وجہ سے ہو رہی ہے کہ جب حکومت نے سیاسی قیدیوں کی بحالی کے لئے درخواستیں طلب کیں تو بہت سے جرائم پیشہ لوگوں نے بھی درخواستیں دے دیں جس کی وجہ سے مشکلات پیدا ہو گئیں۔ (وزیراعظم کی پولیٹیکل سیکریٹری مس ناہید خان)

"جرائم پیشہ لوگ اگر پیپلز پارٹی کے کارکن بن جائیں تو اسیرانِ جمہوریت خود بخود بن جائیں گے"

ابھی غزل کہنے کے حالات پیدا نہیں ہوئے (نوابزادہ نصراللہ)

لیجئے طرح مصرع حاضر ہے ع حقہ کرے گُڑ گُڑ چلم کرے چترائی

ایئر مارشل شربت علی چنگیزی نے سوئی نادرن گیس کمپنی لمیٹڈ کے چیف ایگزیکٹو کا عہدہ سنبھال لیا (ایک خبر)

"اندھا بلنٹے ریوڑیاں پھر اپنے ہی کو دے"

"میرا لونگ گواچا" میں دراصل میں جمہوریت کے گم ہونے کا ماتم کر رہی تھی۔ (مسرت نذیر جسے تمغۂ حسنِ کارکردگی دیا گیا ہے)

"کیا ٹھمک ٹھمک کر ماتم کیا تھا"

بم دھماکہ جمہوریت دشمنوں کی بزدلانہ کوشش ہے (بینظیر بھٹو)

"اور ۱۶ نومبر ۱۹۸۸ء سے پہلے بھی عمل جمہوریت دوستوں کی بہادرانہ کوشش تھی"

❋ حج کے دوران تیل نکلنے کی دعا مانگی جو فوراً قبول ہوگئی (جہانگیر بدر)

"حج کرنے گئے تھے یا تیل لینے گئے تھے"؟

❋ میں نے بھٹو کو بیرون ملک چلے جانے کا مشورہ دیا تھا (کھر)

"اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"

❋ حکومتِ مصر کا تختہ الٹنے کی سازش ناکام۔ ۴۱ شیعہ ڈاکٹر، انجنیئر اور طلبہ گرفتار (ایک خبر)

"شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ لگانے والے مذہبی برہمنوں کے لئے لمحہ فکریہ!"

❋ میں وزارت کا بھوکا نہیں۔ نواز شریف دوسروں کو وزیر بنائیں (رانا پھول محمد)

"مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے"

❋ صدر اور وزیر اعظم کے مسلمان ہونے کی شرط غیر ضروری ہے۔ (یحییٰ بختیار)

دراصل یحییٰ بختیار کے لئے مسلمان ہونا ضروری نہیں۔ (اٹارنی جنرل)

❋ میں نے کبھی وزیر اعظم کیساتھ ملاقات سے انکار نہیں کیا۔ نواز شریف سے بھی ملاقات کو بے عزتی نہیں سمجھتا۔ (کھر)

"عدو سے ملتے ہو چھپ چھپ کر رات کو ہم سے   یوں رات دن مرے دل پر اٹیک کرتے ہو
طریقِ حسن فروشی کا یہ نہیں اچھا!   خدا کی مار ہو تم پر بلیک کرتے ہو!"

❋ ابھی بڑا وقت ہے۔ وزیر اعظم کی دوگنی عمر بھی صدر سے کم ہے۔ ہم نے ان کو صدر سوچ سمجھ کر بنایا تھا یا غلطی کی۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر ہمیں ختم نہیں کیا جاسکتا۔ (یحییٰ بختیار)

"اقتدار کا گھمنڈ اور شراب کا نشہ یکساں قدر و قیمت کی چیز ہے"

❋ مرتضیٰ بھٹو نے پہلے حادثے (بہاولپور) کی ذمہ داری قبول کی پھر مکر گئے۔ کیونکہ امریکی سفیر بھی ہلاک ہوا تھا۔ اور امریکہ کی مدد سے پیپلز پارٹی کو اقتدار ملا۔ (اعجاز الحق)

ان میں اتنی جرأت کہاں کہ شہید پاپا کی طرح جلسہ عام میں اپنی شراب نوشی پر فخر کریں

❋ لیث ورلیں ڈومرلضیوں کی صحیح سلامت ٹانگوں پر پلستر چڑھا دیئے گئے۔ دونوں کی ٹانگوں کے ایکسرے ایک دوسرے سے بدل گئے۔ (ایک خبر)